رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

خواجہ غریب نواز

29-February-2020

(For Islamic Brothers)

اجتماع یومِ غریب نواز میں ہونے والا بیان

خواجہ غریب نواز

اس بیان میں آپ جانیں گے

- ✿... خواجہ غریب نواز کی مختصر سیرت و کردار
- ✿... خواجہ غریب نواز کی اپنے پیر و مرشد کی خدمت
- ✿... اکابر کا اپنے پیر و مرشد کی خدمت کا انداز
- ✿... کامل مرشد کون ؟ اور کامل مُرید کون ؟
- ✿... پیر و مرشد کی شرائط اور اہمیت
- ✿... عورتوں کا پیر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت ہونے کا شرعی حکم

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعۡتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعۡتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعۡتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمۡناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعۡتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعۡتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکۡرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مُصۡطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (مسند الفردوس، ۵/۲۷۷ حدیث: ۸۱۷۵)

لبوں پہ میرے دُرُود و سلام رہتا ہے سُرُور رہتا ہے کیف دَوام رہتا ہے

کہ جن کو ذِکرِ محمد سے کام رہتا ہے بَری ہیں نارِ جہنّم سے وہ خُدا کی قسم !

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندوں کی یہ صفت ہوتی ہے کہ وہ **اصلاحِ اُمّت** اور **اِشاعتِ اسلام** کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر

دیتے ہیں اور اللہ پاک مخلوق کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دیتا ہے جو ان کو ہمیشہ عقیدت و محبت سے یاد کرتی رہتی ہے، اِنہی نیک صفت، ستھرے کردار اور عمدہ اوصاف کے حامل لوگوں میں سے ایک بہت بڑا نام **سلطانُ الہند، عطائے رسول، گلشنِ فاطمہ کے مہکتے پھول، خواجہ غریب نواز حضرت سیّد معینُ الدّین حسن سنجری چشتی اجمیری** رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا بھی ہے، آپ ایک اعلیٰ مقام کی عظیم روحانی شخصیت تھے، آپ کی شہرت و مقبولیت پاک و ہند کے گوشے گوشے میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے کئی ممالک میں بھی سورج کی کرنوں کی طرح پھیلی ہوئی ہے، عرب و عجم میں آپ کی ولایت و فیض بخشی، حاجت روائی اور کشف و کرامات کا چرچا ہے، خوش نصیب مسلمان ہر سال 6 رجب المرجب کو **چھٹی شریف** کے نام سے آپ کا عُرس مناتے اور ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ آج ہم اِنہی کی مختصر سیرت و کردار سے مُتعلِّق بھی سنیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ضمناً پیر و مرشد کی خدمت، کامل مرشد و کامل مرید، پیر و مرشد کیوں ضروری ہیں؟ ان کے دنیوی و اُخروی فوائد کیا ہیں؟ اللہ کے ولی کی پہچان، عورت کا پیر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کرنے کا شرعی حکم، اس کے علاوہ اور بھی کئی مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قاتل کو معاف فرما دیا

حضرت خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ بہت تحمّل مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ عفو و درگزر سے کام لینے والے بزرگ تھے، کوئی آپ سے بُرا سلوک کرتا تب بھی آپ

غُصّے میں نہ آتے اور بولنے والے سے ایسا اچھا سلوک (Behave) کرتے کہ یوں لگتا جیسے آپ نے اس کی باتیں سُنی ہی نہیں ہیں۔ ایک بار آپ جب لاہور سے اجمیر شریف جاتے ہوئے دہلی میں قیام پذیر تھے تو ایک غیر مسلم شخص آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے آپ کے پاس آیا۔ کشف کے ذریعے آپ کو معلوم ہو گیا کہ اس کا کیا ارادہ ہے۔ پتہ چل جانے کے باوجود بھی آپ اس سے بڑی شفقت و مہربانی سے ملے اور بڑی محبت سے اسے اپنے پاس بٹھا کر فرمایا: جس ارادے سے آئے ہو اسے پورا کرو۔ یہ جُملہ سُن کر وہ شخص حیران ہو گیا۔ اُسی وقت آپ کے قدموں پر گِر گیا اور معافی کا طالب ہوا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے معاف کر دیا۔ وہ شخص آپ کے **کریمانہ انداز سے ایسا متأثر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔**

سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کے لیے دعائے خیر بھی فرمائی۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ اس نے پینتالیس (45) بار حج کی سعادت پائی اور آخر میں خانۂ کعبہ کے خادموں میں شامل ہو گیا۔ (حضرت خواجہ غریب نواز حیات و تعلیمات، ص ۴۰ ملخصاً)

جھولیاں بھرتے ہو منگتوں کی مجھے بھی ہو عطا   حصّہٗ جُود و سخا خواجہ پیا خواجہ پیا

تیری اُلفت میں جیوں تیری مَحبّت میں مَروں   ہو کرم ایسا شہا! خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص537)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ خواجہ غریب نواز! غور کیجئے! چشتیوں کے عظیم پیشوا کیسے عظیم **حُسنِ اَخلاق** کے مالک تھے۔ قتل کا ارادہ رکھنے والے کے ساتھ بھی انتہائی

شفقت بھرا برتاؤ کیا۔ ہمیں بھی خود پر غور کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ ہم دوسروں کی بد سُلوکی پر ان سے کیا معاملہ کرتے ہیں؟افسوس! آج دوسروں کی غلطیوں سے درگزر کرنے کا سلسلہ ختم ہوتا جارہا ہے۔ بلکہ بعض نادان لوگ دوسروں کی بے جا غلطیوں کو نوٹ کر لیتے ہیں اور پھر موقع تلاش کرکے ان کی غلطیوں کا پرچار کرتے رہتے ہیں۔ جب بھی موقع ملتا ہے طنز کے تیر برسا کر کئی کئی سال پُرانی غلطیوں پر شرمندہ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ایسے موقع پر شیطان لعین بھی اس بات پر اُکساتا ہو گا کہ فُلاں کو ذلیل و رُسوا کرنے کا بہت اچھا موقع ہے، جتنا جلدی ہو سکے اس کی غلطی کو عام کرو تا کہ لوگ اس سے بد ظن ہوں۔

اے عاشقانِ رسول! ہمیں غور کرنا چاہئے کہ غلطی کرنے والا فرشتہ نہیں، انسان ہے، ہم بھی دن بھر نہ جانے کیسی کیسی غلطیاں کرتے ہوں گے، نہ جانے **کیسے کیسے گناہ** سرزد ہو جاتے ہوں گے، کیا ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ہماری کسی غلطی کو، ہمارے کسی **عیب** کو، ہماری کسی بُرائی یا گناہ کو عام کیا جائے، جب ہم اپنے بارے میں اس بات کو پسند نہیں کرتے تو دُوسرے مسلمانوں کے بارے میں بھی یہی ذہن ہونا چاہئے۔ ہمیں ہر مسلمان کی **عزت کا تحفظ** کرنا چاہئے، بِلا عذرِ شرعی کسی کی کمزوری یا غلطی کا چرچا کرنا کوئی ثواب کا کام نہیں بلکہ اس سے **آخرت داؤ پر لگ سکتی ہے۔** یہ **فرمانِ مصطفٰے** ہمیں ہر وقت پیشِ نظر رکھنا چاہیے کہ آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے بھائی کو ایسے گناہ پر عار دِلایا جس سے وہ توبہ کرچکا ہے، تو مرنے سے پہلے وہ خود اس گناہ میں مبتلا ہو جائے گا۔(ترمذی ،کتاب صفة القیامة، باب

۱۱۸، ۲۲۶/۴،حدیث:۲۵۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُوسروں کے گناہوں اور غلطیوں پر انہیں شرمندہ کرنے والوں کیلئے اس حدیثِ پاک میں عبرت ہی عبرت ہے۔ ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ گناہوں اور غلطیوں کا دوسروں پر اظہار کرنا ٹھیک نہیں، لیکن اگر کوئی اس میں مبتلا ہو جائے تو اس سے تعلق ختم کر دینا، بات چیت بند کر دینا یہ بھی مناسب نہیں ہے۔ بلکہ ایسے موقع پر **درگزر** کر دینا بہترین طریقہ ہے۔ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں ترغیب دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: جسے یہ پسند ہو کہ اس کیلئے (جنت میں) محل بنایا جائے اور اس کے درجات بلند کئے جائیں تو اسے چاہئے کہ جو اس پر ظلم کرے یہ اسے **معاف کرے** اور جو اسے محروم کرے یہ اسے **عطا کرے** اور جو اس سے قطع تعلق کرے یہ اس سے **ناطہ جوڑے**۔ (مستدرک،کتاب التفسیر، شرح آیۃ:کنتم خیر امۃ۔۔۔الخ، ۱۲/۳، حدیث:۳۲۱۵)

اللہ پاک ہمیں دوسروں کی عزّتوں کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں سُن رہے تھے۔

خواجہ غریب نواز کا مختصر تعارف

آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف بھی سنتے ہیں: خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

کا اِسمِ گرامی "حَسَن" ہے۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن (یعنی ماں باپ کی طرف سے) حَسَنی و حُسینی سَیِّد ہیں۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مشہور و معروف اَلقابات مُعِیْنُ الدّین، خواجہ غریب نواز، سُلطانُ الْہند اور عطائے رسول ہیں۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 537 سنہ ہجری میں سِجِسْتان یا سیستان (موجودہ ایران) کے علاقہ "سَنْجَر" میں پیدا ہوئے۔ (معین الهند حضرت خواجه معین الدین اجمیری ،ص ۱۸ ملخصاً۔اقتباس الانوار، ص ۳۴۵) خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حُصُولِ عِلْم کے لئے شام، بغداد اور کرمان سمیت کئی ملکوں اور شہروں کے سفر کئے۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کئی بُزرگانِ دین سے اِکْتِسابِ فیض کیا۔ جن میں آپ کے پیرو مُرشِد حضرت خواجہ عثمان ہرونی اور پیرانِ پیر حُضُور غوثِ پاک حضرت شیخ سیِّد عبدالقادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما بھی شامل ہیں۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو زیارتِ حَرَمَیْن کے دوران بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہند کی وِلایت عطا ہوئی۔ (سیر الاقطاب، ص 142، ملخصاً)

اپنے قدموں میں بُلا خواجہ پیا خواجہ پیا　　اور جلوہ بھی دِکھا خواجہ پیا خواجہ پیا
آہ کتنی دیر سے میں دُور ہوں اجمیر سے　　جانے میں کب آؤں گا خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائل بخشش مرمم، ص ۵۳۶)

پیر و مرشد کی تلاش اور خدمت

خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 15 برس کی عمر میں حصولِ علم کے لیے سفر

اختیار کیا اور سمرقند میں باقاعدہ علمِ دین کا آغاز کیا۔ پہلے قرآنِ پاک حفظ کیا اور دیگر عُلوم حاصل کئے۔ مگر جیسے جیسے علمِ دین سیکھتے گئے ذوقِ علم بڑھتا گیا، مجموعی طور پر تقریباً پانچ سال سمرقند اور بُخارا میں حُصولِ علم کے لئے قیام فرمایا۔ (فیضانِ خواجہ غریب نواز، ص۶ ملتقطا) اس عرصے میں عُلومِ ظاہری کی تکمیل تو ہو چکی تھی مگر جس تڑپ کی وجہ سے گھر بار کو خیر باد کہا تھا، اس کی تسکین ابھی باقی تھی۔ اس لئے کسی ایسے ماہر طبیب کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے جو دردِ دل کی دَوا کرسکے۔ مُرشدِ کامل کی جُستجو میں بُخارا سے حجاز کا رختِ سفر باندھا۔ راستے میں جب نیشاپور کے نواحی علاقے **"ہاروَن"** سے گزر ہوا اور مردِ قلندر قُطبِ وقت حضرت عُثمان ہاروَنی چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا شُہرہ سنا تو فوراً حاضرِ خدمت ہوئے اور ان کے دستِ حق پرست پر بیعت کر کے سلسلۂ چشتیہ میں داخل ہوگئے۔ (مرآۃ الاسرار، ص۵۹۴ ملخصًا) آپ تقریباً 20 سال تک مُرشدِ کامل کی خدمت میں حاضر رہے اور مَعْرِفَت کی مَنازِل طے کرتے ہوئے باطنی عُلوم سے فیض یاب ہوتے رہے اور خدمت کا عالَم یہ تھا کہ آپ کے پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہاروَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جہاں بھی تشریف لے جاتے آپ ان کا سامان اپنے کندھوں پر اُٹھائے ساتھ جاتے اور کئی مرتبہ مُرشد کے ساتھ حج کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ (اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص۵۰۹ ملخصًا) خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود ارشاد فرماتے ہیں: کہ میں اور میرے پیرو مُرشد خواجہ عثمان ہاروَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمیشہ سفر میں رہا کرتے تھے، ایک شہر میں بہت کم ٹھہرتے تھے، آپ کے بارے میں یہاں تک ملتا ہے کہ آپ نے اپنے مرشد کی خدمت میں 20 سال 6 ماہ اس طرح گزارے کہ شب و روز مجاہدہ و

محنت میں گزرتے اور اپنے پیرو مرشد کے وضو کا برتن اور ان کا بستر اپنے سر پر رکھا کرتے تھے (مناقب الحبیب مترجم، ص ۶۵ ملخصا) مزید فرماتے ہیں: جب میرے پیرو مُرشد خواجہ عثمان ہاروَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میری خدمت اور عقیدت دیکھی تو ایسی کمالِ نعمت عطا فرمائی جس کی کوئی انتہا نہیں۔

میں ہوں سائل میں ہوں منگتا یاخواجہ مِری جھولی بھر دو!
ہاتھ بڑھا کر ڈال دو ٹکڑا یاخواجہ مِری جھولی بھر دو!
جو بھی سائل آجاتا ہے مَن کی مُرادیں پا جاتا ہے
میں نے بھی دامن ہے پَسارا یا خواجہ مِری جھولی بھر دو!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ خواجہ غریب نواز! آپ نے سُنا کہ پیرو مرشد کی خدمت ایک مُرید کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتی ہے، پیرو مرشد کی خدمت ایک مرید کے لئے سعادت اور دنیا و آخرت میں سُرخروئی کا سبب ہے اور یقیناً جس طرح ہر مُحب کی چاہت ہوتی ہے کہ محبوب کی نظروں میں سما جاؤں اور شاگرد کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ اُستاد کی آنکھوں کا تارا بن جاؤں، اسی طرح ایک مُرید کی یہ دِلی خواہش ہوتی ہے کہ میں اپنے پیرو مُرشد کا منظورِ نظر بن جاؤں، مگر ایسے قسمت کے دَھنی بہت کم ہوتے ہیں جن کی یہ تمنا پوری ہو جائے۔ لہٰذا اپنے پیرو مرشد کی خدمت اور ان کے ادب و تعظیم کو اپنے اوپر ہر وقت لازم رکھنا چاہیے، آپ دیکھیں کہ حضرت خواجہ غریب نواز مُعینُ الدین

چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے پیر و مرشد کی خدمت کر کے کیسا مقام حاصل کیا ہے کہ ایک موقع پر خود مُرشدِ کریم خواجہ عثمان ہاروَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: **ہمارا مُعینُ الدین اللہ پاک کا محبوب ہے، ہمیں اپنے مُرید پر فخر ہے۔** (فیضانِ خوجہ غریبِ نواز، ص۹)
آیئے خدمتِ مرشد کا انعام خواجہ غریبِ نواز کی زبانی سنتے ہیں:

خدمتِ مرشِد کا انعام

خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک بُزرگ سو سال تک **اللہ** پاک کی عبادت کرتے رہے۔ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام فرماتے (یعنی رات جاگ کر عبادت میں گزارتے) اور ہر آنے جانے والے کو عبادتِ الٰہی کی تلقین فرماتے۔ ان کے انتقال کے بعد لوگوں نے خواب میں انہیں جنّت میں دیکھ کر ان کا حال پوچھا، انہوں نے جواب دیا کہ میری رات دن کی عبادت جنّت میں داخلے کا باعث نہیں ہوئی۔ بلکہ اللہ کریم نے مجھے اپنے پیر و مرشِد کی خدمت کی وجہ سے بخشا ہے۔ آپ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ قِیامت کے روز اولیاء صدّیقین اور مشائخِ طریقت کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا تو ان کے کندھوں پر چادریں پڑی ہوں گی اور ہر چادر کے ساتھ ہزاروں ریشے لٹکتے ہوں گے۔ ان بُزرگوں کے مُریدین اور عقیدت مند اِن ریشوں کو پکڑ کر لٹک جائیں گے اور ان بُزرگوں کے ساتھ پُلِ صِراط عُبور کر کے **جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔** (آدابِ مرشدِ کامل، ص ۱۰۲)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے **مُرشِد کی خدمت** کرنے والوں کو کیسی پیاری خوشخبریاں سنائی ہیں اور آپ نے

صرف باتیں نہیں کیں بلکہ عمل بھی کر کے دکھایا ہے کہ اپنے پیر و مرشد کی خدمت اور ادب کا حق ادا کیا کہ ان کی حیات میں ان کے ساتھ رہ کر ان کی خدمت کرتے رہے اور ان کے وصال کے بعد بھی ان کے ادب و احترام کو اپنے اوپر لازم رکھا۔

آیئے پیر و مرشد کے **ادب واحترام** کا ایک انوکھا واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

مُرشدِ کامل کے مزار کا بھی ادب

ایک مرتبہ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مُریدین کی تربیت فرما رہے تھے۔ دورانِ بیان جب جب آپ کی نظر دائیں طرف پڑتی تو باادب کھڑے ہو جاتے۔ تمام مُریدین یہ دیکھ کر حیران تھے کہ پیر و مُرشِد بار بار کیوں کھڑے ہو رہے ہیں، مگر کسی کو پوچھنے کی جُرأت نہ ہو سکی، الغرض جب سب لوگ وہاں سے چلے گئے، تو ایک منظورِ نظر مُرید عرض گزار ہوا: حضور! ہماری تربیت کے دوران آپ نے بارہا قیام فرمایا اس میں کیا حکمت تھی؟ تو خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اس طرف میرے پیر و مرشِد شیخ عثمان ہارونی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزار مبارک ہے، جب بھی اس جانب رُخ ہوتا تو میں تعظیم کے لئے اُٹھ جاتا، پس میں اپنے پیر و مُرشِد کے روضۂ مبارک کی تعظیم میں قیام کرتا تھا۔ (آدابِ مُرشدِ کامل، ص ۱۱۴ بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ ہمارے خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے پیر و مرشد کا کیسا ادب اور کیسی خدمت کیا کرتے تھے۔ یقیناً اپنے پیر و مرشد کی خدمت **باعثِ سعادت** ہے، آیئے پیر و مرشد کی خدمت کے چند فوائد سنتے ہیں:

خدمتِ مرشد کے فوائد

☆ **پیرو مرشد کی خدمت** انسان کو اللہ پاک کے قریب کر دیتی ہے ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** گناہوں سے بچاتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** نیکیوں پر استقامت کا سبب ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** ایمان پر خاتمے کی قوی اُمید دلاتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** گمراہی سے بچاتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** باطن سنوار دیتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** عاجزی وانکساری جیسی صفات پیدا کرتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** مالِ دنیا کی محبت دل سے نکال دیتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** فکرِ آخرت پیدا کرتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** دل کا میل دھو دیتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** اللہ والوں سے محبت کا درس دیتی ہے ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** دُنیا وآخرت میں سلامتی اور نجات کا سبب ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** اللہ والوں سے محبت کا درس دیتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** دنیا و آخرت دونوں سنوار دیتی ہے۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** بندے کو نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سچا عاشق بناتی ہے،۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** پُل صراط پر گزرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ ☆ **پیرو مرشد کی خدمت** دین کا درد پیدا کرتی ہے۔

اے عاشقانِ خواجہ غریب نواز! ہم نے مرشِد کی خدمت کے فوائد تو سُن لئے، آیئے! اب مرشد کی خدمت کے تعلق سے ہم اپنے بزرگانِ دِین کا انداز سنتے ہیں کہ کس نے کس طرح اپنے پیرو مرشد کی خدمت کی۔

قُطبُ الدّین بختیار کاکی اور پیر کی خدمت

حضرت خواجہ قُطبُ الدّین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے پیر و مُرشد حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں کئی سال تک خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہا۔

خواجہ شمس الدین سیالوی اور پیر کی خدمت

شمس العارفین خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے پیر و مرشد سے بہت عقیدت و محبت تھی، آپ سال میں کئی دفعہ پیدل مرشدِ کامل کے دربار میں حاضری دیتے اور فیوض و برکات سے مالامال ہو کر واپس لوٹتے تھے۔ آپ 40 سال تک اپنے پیر و مرشد حضرت **خواجہ سلیمان تونسوی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے آستانۂ عالیہ تونسہ شریف (پنجاب) کی طرف مسافر رہے، جب گھر واپس آتے تو بے قرار ہو جاتے اور پھر روانہ ہو جاتے۔ آپ کے پاس ایک کمبل ہوتا تھا جسے سردیوں میں اوڑھ لیا کرتے اور گرمی کے موسم میں نیچے بچھا دیا کرتے۔ جب حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **مَہار شریف** (ضلع بہاولنگر) تشریف لے جاتے تو حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پیر و مرشد کا سامان اُٹھائے سواری کے آگے آگے دوڑا کرتے اور منزل پر پہنچ کر پیر و مرشد کی خدمت کیا کرتے۔ آپ نے 14 مرتبہ اپنے مرشدِ کریم کے ساتھ پیدل **مَہار شریف** کا طویل سفر اختیار فرمایا۔ (فیضانِ شمس العارفین، ص ۲۳، تاریخ مشائخ چشت، ص ۵۳۵)

مجدد الف ثانی اور پیر و مرشد

حضرت مجدّدِ الف ثانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے پیر و مرشد کا بے حد ادب و احترام فرمایا کرتے تھے اور آپ کے پیر صاحب بھی آپ کو بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ایک روز آپ حجرہ شریف میں تخت پر آرام فرما رہے تھے کہ آپ کے پیرو مرشد خواجہ محمد باقی باللہ نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دوسرے درویشوں کی طرح تنِ تنہا تشریف لائے تو خادم نے حضرت مجدّدِ الف ثانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بیدار کرنا چاہا، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سختی سے منع فرمایا دیا اور کمرے کے باہر ہی آپ کے جاگنے کا انتظار کرنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر بعد حضرت مجدّدِ الف ثانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آنکھ کھلی، باہر آہٹ سن کر آواز دی کون ہے؟ حضرت خواجہ باقی باللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: فقیر، محمد باقی۔ آپ آواز سنتے ہی تخت سے بے قراری کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے اور باہر آکر نہایت عاجزی کے ساتھ پیر صاحب کے سامنے باادب بیٹھ گئے۔

(تذکرۂ مجدد الف ثانی، ص۹)

لعل شہباز قلندر اور پیر و مرشد

حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تقریباً 12 ماہ تک پیر و مرشد کے زیرِ سایہ سلوک کی منزلیں طے فرماتے رہے۔ آپ کے پیر و مرشد **حضرت ابراہیم قادری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نظرِ ولایت نے جب اس بات کا مشاہدہ کیا کہ یہ اب مریدِ کامل بن کر طریقت کی اعلیٰ منزلیں طے کر چکے ہیں تو انہوں نے آپ کو خرقۂ خلافت و اجازت سے نوازا اور خدمتِ دین کے لیے راہِ خدا میں سفر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ (شان قلندر وغیرہ، ص۲۷ بتغیر)

بایزید بسطامی اور خدمت مرشد

حضرت بایزید بِسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک مدت تک اپنے پیر و مرشد **امام جعفر صادق** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں رہے۔ آپ کو اپنے پیرو مرشد امامِ جعفر صادق سے اتنی شدید محبت تھی کہ کبھی ایک لمحہ کیلئے بھی دوسری طرف توجہ نہ کی، ایک دن امامِ جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا۔ بایزید ذرا طاق سے کتاب اُٹھالاؤ عرض کی حضور: **طاق کہاں ہے؟** حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا، تمہیں یہاں رہتے ہوئے اتنا عرصہ گزر گیا ابھی تک تمہیں طاق کا بھی پتہ نہیں، عرض کی، حضور! مجھے تو آپ کی زیارت اور صحبتِ بابَرَکت ہی سے فرصت نہیں، طاق کا خیال کیسے رکھوں۔ گویا آپ نے یوں کہا کہ مجھے تو بس آپ کے جلووں کا پتہ ہے یا آپ کے جملوں کا پتہ ہے مجھے نہیں معلوم کہ کتاب کہاں اور طاق کہاں۔

حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا اگر تمہارا یہ حال ہے تو بس اب تم بسطام چلے جاؤ۔ تمہارا کام پورا ہو چکا ہے۔

(شانِ اَولیاء، حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ، ص ۷۳)

بس آپ کی جانب ہی میرا دل یہ لگا ہو

اس دل میں سوا آپ کے کوئی نہ بسا ہو

اعلیٰ حضرت اور خدمتِ مرشد

سیّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مرشِدِ کامل کی بے حد تعظیم و تکریم کرتے

تھے اورآپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے مزارِ پُر انوار پر عالمانہ و صوفیانہ وعظ بھی فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کے پیر و مرشِد کے سجادہ نشین صاحب نے رکھوالی کیلئے دو کُتّوں کی فرمائش کی۔ تو آپ اپنے گھر پہنچے اور اپنے دونوں شہزادوں کو ساتھ لے کر خانقاہ میں سجادہ نشین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عاجزی فرماتے ہوئے عرض کی! کہ اَحمد رضا یہ دونوں صاحبزادے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ یہ دن کے وقت آپ کا کام کاج کریں گے اور رات کے وقت رکھوالی کرنا بھی خوب جانتے ہیں۔

(انوار رضا، امام احمد رضا اور تعلیمات تصوف، ص۲۳۸)

امامِ اعظم اور خدمتِ مرشد

علمِ دین کے حُصول کے باوُجود **امام اعظم** رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ جیسے علم کے بیکراں سَمُنْدر نے بھی علومِ طریقت، حضرت امام جعفر صادق رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی صحبتِ بابَرکت و مجالس سے حاصل کئے۔ امامِ اعظم نعمان بن ثابت رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے فرمایا! اگر میری زندگی میں یہ دو سال (جو میں نے امام جعفر صادق رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی خدمت میں گزارے) نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہو گیا ہوتا۔ (آدابِ مرشد کامل، ص۱۷۰)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے بزرگانِ دین اپنے پیرو مرشد کی کیسی خدمت کیا کرتے تھے، ان تمام اکابرِ اہلسنت کے اس عملی انداز سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ ہم بھی اپنے پیرو مرشد کی خدمت کریں، ان کو راضی رکھیں، اپنے کسی عمل سے ان کو تکلیف نہ دیں، یاد رہے کہ! مرشِدِ کامل کے در پر عمر گزارنے کے باوجود بعض لوگ اکتسابِ فیض سے محروم رہتے ہیں، آخر کیوں؟ غور

کرنے پر معلوم ہو گا کہ یہ لوگ مرشِدِ کامل کے افعال و اقوال کو عقل کے ترازو میں تولتے ہیں، جب کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تو مرشِد پر طرح طرح کے **اعتراضات** کرنے لگتے ہیں۔ لہٰذا یاد رکھئے کہ کامل پیر و مرشِد پر اعتراض کا سبب اکثر اوقات قلبی خباثت یعنی **دل کی گندگی** ہوتی ہے، مگر بسا اوقات کچھ ظاہری اسباب بھی اس کے محرک بن جاتے ہیں، بعض مرید کافی عرصہ خدمتِ مرشِد میں گزار دیتے ہیں اور جب کسی مقام پر نہیں پہنچ پاتے تو یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ انہوں نے تو مرشِد کی خدمت کا حق ادا کر دیا ہے، فیض دینا نہ دینا مرشِد کی مرضی ہے۔ یہ نادان لوگ نہیں جانتے کہ مرشِد کا حق ادا کرنا ان کے بس کی بات نہیں بلکہ ایسے وسوسے کا شکار ہونا ان کے لیے پیر کے فیض سے محرومی کا باعث ہے۔ چنانچہ،

کیا پیر کا حق ادا ہو سکتا ہے؟

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ پیر کا مُرید پر کس قدر حق ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی مُرید عمر بھر حج کی راہ میں پیر کو سر پر اُٹھائے رکھے تو بھی پیر کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ (ہشت بہشت، ص۳۹۷)۔

امام عبد الوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مرید کی شان یہ ہے کہ کبھی اس کے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ اس نے اپنے مرشِد کے احسانات کا بدلہ چُکا دیا ہے ۔اگرچہ اپنے مرشِد کی ہزار برس خدمت کرے اور اس پر لاکھوں روپے بھی خرچ کرے کیونکہ جس مرید کے دل میں اتنی خدمت اور اتنے خرچ کے بعد یہ خیال آیا کہ اس نے مرشِد کا کچھ حق ادا کر دیا ہے تو وہ راہِ طریقت سے نکل جائے گا یعنی پیر کے

فیض سے اس کا کوئی تعلق باقی نہ رہے گا۔(الانوار القدسیۃ، الجزء الثانی، ص۲۷)

اے عاشقانِ اولیاء! معلوم ہوا پیر کی خدمت بجالا کر اسے جتلانا نہیں چاہئے، کیونکہ ہم جیسوں کو اللہ پاک کے یہ نیک بندے اپنی خدمت کے لیے قبول فرما لیں یہی ان کی مہربانی ہے۔ کیونکہ انہیں نہ تو ہماری خدمت کی ضرورت ہے اور نہ ہی ہمارے مال و دولت کی کوئی حاجت جیسا کہ

حضرت عبد العزیز دبّاغ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی بھی شیخ اپنے مرید سے کسی قسم کی ظاہری خدمت، مالِ دنیا یا کسی اور فائدے کا طلب گار نہیں ہوتا بلکہ اسے اپنے مرید سے صرف یہ توقع ہوتی ہے کہ اس کا مرید ہر حالت میں اپنے شیخ کو صاحبِ کمال، صاحبِ توفیق، صاحبِ بصیرت، صاحبِ معرفت اور صاحبِ قرب سمجھے اور پھر ساری زندگی اسی عقیدے پر قائم رہے، اس صورت میں ہر قسم کی خدمت مرید کے لیے مفید ثابت ہوگی لیکن اگر یہ خوش اعتقادی موجود نہ ہو یا اگر ہو اور پختہ نہ ہو تو مرید کا دل وسوسوں کا شکار رہے گا اور اس صورت میں مرید کچھ بھی حاصل نہیں کر سکے گا۔(الابریز، الباب الخامس فی ذکر التشایخ والارادۃ، الجزء الثانی، ص۷۸)

پیر و مرشد ضروری کیوں؟؟؟

پیارے اسلامی بھائیو! نیک اعمال پر استقامت کے ساتھ ساتھ ایمان کی حفاظت انتہائی ضروری ہے اور اس کا ایک بہترین ذریعہ کسی **مرشدِ کامل** سے بیعت ہو جانا بھی ہے۔ عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: **ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشِد کامل سے مُرید ہونا بھی ہے۔** اللہ پاک قُرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ ترجَمۂ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۱)

مُفسّرِ قرآن، مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تَحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ دُنیا میں کسی صالح کو اپنا اِمام بنالینا چاہیے، شَرِیْعَت میں تَقْلِید کرکے اور طَرِیقت میں بَیْعَت کرکے، تاکہ حَشْر اَچھوں کے ساتھ ہو۔ مزید فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں تَقْلِید، بَیْعَت اور مُریدی سب کا ثُبوت ہے۔

(تفسیر نور العرفان، پ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۷۱، ص ۴۶۱)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ پیر و مرشد کا ہونا کتنا ضروری ہے، یاد رہے! کہ کسی پیرِ کامل کے ہاتھ پر بیعت ہو جانا یہ کوئی نیا طریقہ نہیں ہے بلکہ صدیوں سے چلا آ رہا ہے، تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرید تھے اور ان کے بعد آنے والے اولیائے کرام بھی کسی نہ کسی پیرِ کامل کے مرید تھے، چنانچہ

کون کس کا مرید؟؟؟

آیئے! اُن چند **عظیم ہستیوں** کا ذِکرِ خیر سُنتے ہیں، جو خود بہت بڑی ہستی ہونے کے باوجود کسی نہ کسی **پیرِ کامل کے مُرید تھے**۔ ☆ **سیدی اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، **سید شاہ آلِ رسول مارَہْری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے ☆ **صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے ☆ **حبیب عجمی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، **امام حسن بصری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے ☆ **فضیل بن عیاض** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، **خواجہ**

عبدالواحد بن زید رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے ☆**نظام الدین اولیا محبوب الٰہی** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، **بابا فریدُ الدین گنج شکر** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے ☆ **بابا فرید الدین گنج شکر** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، **قطبُ الدین بختیار کاکی** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے ☆**بہاءُالدّین زکریا ملتانی** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، **شہاب الدین عمر سہروردی** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے ☆**داتا گنج بخش علی ہجویری** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، **خواجہ محمد بن حسن جنیدی** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے ☆**ابو بکر شبلی** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، **حضرت جنید بغدادی** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے ☆**جنید بغدادی** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، **حضرت سَری سَقَطی** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے ☆**حضرت سَری سَقَطی** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، **حضرت معروف کَرْخی** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے ☆**حضرت داؤد طائی، حبیب عجمی** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے ☆ **حضرت مجدّدِ الف ثانی** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، حضرت **خواجہ محمد باقی باللہ نقشبندی** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے ☆**محدثِ اعظم پاکستان محمد سردار احمد قادِری** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، **حضرت خواجہ شاہ سراج الحق چشتی** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے ☆**حضرت بابا بُلّھے شاہ** رَحمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ، **حضرت علامہ عنایت قادری شَطّاری** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے ☆**امام فخر الدین رازی** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ،**حضرت نجم الدین کبریٰ** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے ☆**علامہ عبدا لحکیم شرف قادری** صاحب رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ،**ابُو البرکات سید احمد صاحب قادری** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُرید تھے ☆لعل شہباز قلندر رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، **شیخ ابو اسحاق سید ابراہیم قادری** رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے مُرید تھے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ **پیری مُریدی** کا یہ

مقدّس سلسلہ شروع سے چلتا آرہا ہے اب کا نہیں ہے اور یاد رہے کہ کسی کو پیر اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ **اُمورِ آخرت** میں بہتری آئے۔ اُس کی رہنمائی اور باطنی توجُّہ کی بَرَکت سے مُریدین اللہ کریم اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے نیک کاموں میں اپنے شب و روز گُزار سکیں۔ لیکن اَفسوس! موجودہ زمانے میں بعض لوگوں نے **پیری مُریدی** جیسے اَہم مَنْصَب کو حُصُولِ دُنیا کا ذَرِیعہ بنا رکھا ہے۔ بے شُمار **بدعقیدہ** اور گمراہ لوگ بھی تَصَوُّف کا ظاہری لبادہ اَوڑھ کر لوگوں کے دِین واِیمان کو برباد کر رہے ہیں اور انہی غَلَط کار لوگوں کو بُنیاد بنا کر **پیری مُریدی** کے مُخالفین اس پاکیزہ رِشتے سے لوگوں کو بد گُمان کر رہے ہیں۔ دورِ حاضِر میں کامل وناقِص پیر کا اِمتیاز اِنتہائی مُشکل ہے۔

آج کل کے بناوٹی پیر

فی زمانہ **پیری مُریدی** کو ایک عجیب رنگ دے دیا گیا ہے، آج کل شریعت کی خلاف ورزیوں میں مبتلا کچھ لوگ **پیری مُریدی** اور طریقت کی آڑ لے کر بھولی بھالی عوام کو بیوقوف بنا رہے ہیں۔ آج کل گناہوں کا کُھلے عام اِرتِکاب کرنے والے کچھ لوگ طریقت کی آڑ لے کر عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں، آج کل گناہوں کے انبار میں غرق ہو جانے والے کچھ لوگ اپنے باطل خیال میں ولی بن کر اپنے مکروہ دھندے چلا رہے ہیں۔

یاد رکھئے! نمازیں چھوڑنے کا نام **پیری مُریدی** نہیں ہے۔ نامحرم **عورتوں کے جھرمٹ** میں رہنا **پیری مریدی** نہیں ہے۔ **اجنبی خواتین** سے ہاتھ پاؤں **دبوانا پیری مریدی** نہیں ہے۔ منشیات کے نشے میں ڈُوب کر **تصوف** اور **طریقت کی رَٹ** لگانا پیری

مریدی نہیں ہے۔ **بالوں** کو **کندھوں** سے بڑھا کر ان کی **چُٹیا باندھنا پیری مریدی** نہیں ہے۔ شیطانی عملیات کے نام پر لوگوں کی **جیبیں خالی کرا لینا پیری مریدی** نہیں ہے۔ **ناچ گانے** اور **رقص** کی محفلوں میں شرکت کا نام پیری مریدی نہیں ہے۔ اَلْغَرَض! **شریعت** کی **خلاف ورزیاں** کرنا پیری مریدی نہیں ہے۔ بلکہ شریعت کی اِتّباع کا درس دینا **پیری مریدی** ہے، دِین کی پاسداری کرنا اور کروانا **پیری مریدی** ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا **پیری مریدی** ہے، حُسْنِ اخلاق کا پیکر بننا اور اپنے متعلقین کو بنوانا **پیری مریدی** ہے، دِین کی سربلندی کے لئے کوشاں رہنا **پیری مریدی** ہے۔ گناہوں سے بچنا اور دوسروں کو بچنے کا ذہن دینا **پیری مریدی** ہے۔ سُنّت تو کیا **مُسْتَحَبَّات** پر پابندی سے عمل کرنے اور کروانے کا نام **پیری مریدی** ہے۔ خلاصہ یہ کہ پیری مریدی دِین سے دُوری اور شریعت سے منہ موڑنے کا نام نہیں ہے بلکہ پیری مریدی **دِین پر چلنے اور شریعت کی اتباع کا نام** ہے۔ **اے کاش** کہ ہم اس کو سمجھنے والے بن جائیں۔

اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر خضر کے بھیس میں یہاں راہزن بھی پھرتے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیر کامل کون؟

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ کسی کو اپنا پیر بنانے کے لئے 4 شرائط کا لحاظ انتہائی ضروری ہے۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پیر کی شرائط بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ☆صحیحُ العقیدہ سُنّی

ہو☆عالِم ہو یعنی اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے☆ فاسقِ مُعْلِن نہ ہو یعنی **اعلانیہ گناہ نہ کرتا ہو**۔☆اس کا سلسلۂ بیعت نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم **تک ملا ہوا ہو**۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/491)

امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مُرشِدِ کامل کے لیے چند شَرائط و اَوصاف کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: رسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کا نائب جس کو مرشِد بنایا جائے، اس کیلئے یہ شَرط ہے کہ وہ عالِم ہو۔ لیکن ہر عالِم بھی مُرشِدِ کامل نہیں ہو سکتا۔ اس کام کے لائق وہی شخص ہو سکتا ہے جس میں یہ چند مخصوص صِفات موجود ہوں: ☆جو دُنیا کی مَحبّت اور دُنیوی عزّت و مرتبے کی چاہت سے مُنہ موڑ چکا ہو۔☆ایسے کامل مرشِد سے بیعت کرچکا ہو جس کا سلسلہ حُضُور عَلَیْہِ السَّلام تک پہنچتا ہو۔☆ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کے اَحکامات پر عمل کرنے والا ہو☆ وہ شخص تھوڑا کھانا کھاتا ہو۔☆ تھوڑی نیند کرتا ہو۔ ☆زِیادہ نمازیں پڑھتا ہو۔ ☆ زِیادہ روزے رکھتا ہو۔ ☆اس کی طَبیعت میں تمام اَچھے اَخلاق مثلاً صَبْر و شُکْر، تَوَکُّل و قَناعَت، اَمانت و صَداقت، اِنکساری و فرمانبرداری اس کی سیرت و کردار کا حصہ ہوں۔☆اس شخص نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کے اَنوار سے ایسا نُور اور روشنی حاصل کی ہو جس سے تمام بُری خَصلتیں مثلاً بخل و حسَد، کینہ و جَلَن، دُنیا سے بڑی اُمیدیں باندھنا غصّہ اور سَرکشی وغیرہ اس روشنی میں خَتْم ہو گئی ہوں۔ (مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، ایھاالولد، ۲۶۳)

پیارے اسلامی بھائیو! ایسے مُرشِد کی پیروی کرنا ہی صحیح طَریقت ہے لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں کہ ایسے پیر بڑی مُشکل سے ملتے ہیں۔

اگر یہ دولت کسی کو نصیب ہوئی کہ ایسا کامل مرشِد مل گیا اور وہ مرشِد اسے اپنے مریدوں میں شامل بھی کرلے تو اس مُرید کے لئے لازِم ہے کہ وہ اپنے مُرشِد کا ظاہری و باطنی اَدَب کرے۔

آج کے اس پُرفتن دور میں امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی بیعت کرکے یا طالب ہوکر ان کے مُریدوں یا طالبین میں شامل ہو جانا بھی بہت بڑی سعادت ہے۔ یہ وہ عظیم ہستی ہیں کہ جنہوں نے فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سُنّتوں اور مستحبات پر عمل پیرا ہو کر نیکی کی دعوت کی ایسی دُھومیں مچائی ہیں کہ ان کی برکت سے لاکھوں مسلمانوں کو **گناہوں سے توبہ کی توفیق** ملی۔ جو بے نمازی تھے پانچ وقت کے نمازی بلکہ کچھ خوش نصیب دوسروں کو نمازیں پڑھانے والے یعنی **امام بن گئے**، امیرِ اہلسنّت جیسی بزرگ ہستی کا فیضان صرف مسلمانوں تک محدود نہیں رہا بلکہ اسلام کے اُجالے سے دُور اندھیروں میں بھٹکنے والے کثیر غیر مسلموں کو بھی نُورِ اسلام نصیب ہوا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پیرِ کامل کے متعلق سنا کہ پیرِ کامل کون ہوتا ہے؟ اُس کے اوصاف کیا کیا ہیں؟ آیئے! اب ہم بیعت اور مقصدِ بیعت کے متعلق سنتے ہیں:

بیعت کی تعریف اور مقصد

کسی پیرِ کامل کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر گزشتہ گناہوں سے توبہ کرنے، آئندہ گناہوں سے بچتے ہوئے نیک اعمال کا اِرادہ کرنے اور اسے اللہ پاک کی مَعْرِفَت کا ذریعہ بنانے کا نام بیعت ہے۔ (پیری مریدی کی شرعی حیثیت، ص3) مرید ہونے کا اصل مقصد یہ ہے

کہ انسان مُرشِدِ کامل کی راہنمائی اور باطنی توجہ کی برکت سے سیدھے راستے پر چل کر اپنی زندگی **شریعت وسنّت کے مطابق** گزار سکے۔

کامل مرید کون؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پیر و مُرشِد سے فیض حاصل کرنے کے لئے کچھ آداب ہیں، جن کا خیال رکھنا مرید کے لئے بے حد ضروری ہے، اس بارے میں چند اوصاف سنتے ہیں کہ جو مریدِ کامل بننے کے لئے لازمی ہیں: ☆ہمیشہ پیر و مُرشِد کا باادب رہے کہ باادب ہی بانصیب ہوتا ہے اور بے ادبی کرنے والا شخص کبھی فیض نہیں پاسکتا۔ حضرت سیّدنا ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "جب کوئی مرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔(الرسالۃ القشیریۃ، باب الادب، ص319) ☆مُرشِدِ کامل کا فیض پانے کے لئے اس کی محبت کو دل و جان سے سینے میں بسا لینا ضروری ہے۔ ☆مرید اپنے مُرشِد کے ہاتھ میں "مُردہ بدست زندہ" (یعنی زندہ کے ہاتھوں میں مُردہ کی طرح) ہو کر رہے۔(فتاویٰ رضویہ، 369/24، ملخصاً) ☆مُرشِدِ کامل کا فیض پانے کے لئے ضروری ہے کہ کبھی بھی خود کو علم و عمل میں مُرشِد سے فائق(اعلیٰ) نہ جانے، اگرچہ علمائے زمانہ میں شمار کیا جاتا ہو، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: لینے والے کو چاہئے کہ جب کسی چیز کے حاصل کرنے کا ارادہ کرے تو اگرچہ کمالات سے بھرا ہوا ہو، اپنے تمام کمالات کو دروازہ ہی پر چھوڑ دے اور یہ جانے کہ میں کچھ جانتا ہی نہیں۔ خالی ہو کر آئے گا تو کچھ پائے گا(اس لیے کہ) بھرے برتن میں کوئی اور چیز نہیں ڈالی جاسکتی۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص142) ☆مُرشِد کی رِضا میں اللہ کی رِضا، مُرشِد کی ناراضی

میں اللہ کی ناراضی جانے۔(فتاویٰ رضویہ،24/369، ملخصًا) ☆اپنے پیر پر کبھی اعتراض نہ کرے۔ ☆اپنے مُرشِد اور پیر بھائیوں سے مَحبّت کرے۔ ☆پیر و مُرشِد کے خلاف نہ خود بولے اور نہ ہی کسی کی بات سنے، چنانچہ حضرت سیّدنا امام عبدالوہاب شعرانی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُرید کو چاہئے کہ اپنے مُرشِد کی گفتگو کے عِلاوہ دیگر تمام لوگوں کی گفتگو سننے سے اپنے کان بند کرلے اور مرید کسی بھی مَلامَت کرنے والے کی مَلامَت کو نہ سنے یہاں تک کہ اگر تمام شہر والے لوگ کسی میدان میں جمع ہو کر اسے اپنے مُرشِد سے نفرت دلائیں(اور ہٹانا چاہیں) تو وہ لوگ اس بات پر قدرت نہ پاسکیں۔ (انوارِ قدسیہ، جزء ثانی، ص3، کامل مرید، ص30) ☆اپنے پیر کو اپنے حق میں تمام اولیائے زمانہ سے بہتر جانے۔ ☆یك دَر گیر مُحکَم گیر(یعنی ایک دروازہ پکڑ، مضبوطی سے پکڑ) پر عمل کرتے ہوئے اپنے پیر کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھے، چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: دوسرے کو اگر آسمان پر اُڑتا دیکھے تب بھی اپنے مُرشِد کے سِوا دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کو سخت آگ جانے، ایک باپ سے دوسرا باپ نہ بنائے۔(فتاویٰ رضویہ،24/369 ملخصًا) اگر مُرید ان اصولوں کے مطابق زندگی گزارے گا تو ہر وَقت اللہ پاک و رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، مشائخِ کِرام علیہم الرَّحمۃ کی مدد زندگی میں، نَزع میں، قَبر میں، حَشر میں، مِیزان پر، صِراط پر، حوضِ کوثر پر ہر جگہ اِس کے ساتھ رہے گی اِنْ شَآءَ اللہ۔

آیئے! اب کچھ وَلی اللہ کے متعلق سنتے ہیں کہ ولی کون ہوتا ہے؟ اس کی نشانیاں کیا ہیں؟ کیا ہم ہر ایک کو اللہ کا ولی مان لیں، جو بے پردہ اور غیر محرم عورتوں کو ساتھ بٹھا کر ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بیعت کر رہا ہو، کیا وہ بھی اللہ کا ولی کہلائے گا؟؟

آیئے پہلے ولی کی تعریف سنتے ہیں:

ولیُّ اللہ کی تعریف اور پہچان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! وَلِیُّ اللہ وہ ہے جو **فرائض سے قُربِ اِلٰہی** حاصل کرے اور **اِطاعتِ اِلٰہی میں مشغول** رہے اور اس کا دِل نورِ جلالِ اِلٰہی کی معرفت میں ڈُوبا ہوا ہو۔ جب دیکھے دلائلِ قُدرتِ اِلٰہی کو دیکھے اور جب سُنے تو اللہ پاک کی آیتیں ہی سُنے اور جب بولے تو اپنے ربّ کریم کی ثنا ہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے طاعتِ اِلٰہی میں کرے اور جب کوشش کرے اسی اَمر میں کوشش کرے جو ذریعہ ٔقُربِ اِلٰہی ہو، اللہ پاک کے ذِکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل سے خُدا کے سِوا غیر کو نہ دیکھے، یہ صفت اَولیا کی ہے۔ بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ پاک اس کا ولی و ناصِر اور مُعین و مدد گار ہوتا ہے۔ (تفسیرِ خازن، پ ۱۱، یونس، تحت الآیۃ ۲، ۶۲/۳۲۲) وَلِیُّ اللہ کی پہچان حقیقۃً بہُت مُشکِل ہے جیسا کہ

مُفَسّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حقیقت یہ ہے کہ وَلِیُّ اللہ کی پہچان بہُت مُشکِل ہے۔ حضرت بایزید بِسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَولیاءُ اللہ رَحمتِ الٰہی کی دُلہَن ہیں، جہاں تک سوائے اس کے مَحرَم کے کسی کی رسائی نہیں۔ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُدا کی پہچان آسان ہے، مگر ولی کی پہچان مشکل کیونکہ ربّ کریم اپنی ذات و صفات میں مخلوق سے اعلیٰ و بالا ہے اور ہر مخلوق اس پر گواہ مگر ولی شکل و صورت، اَعمال و افعال میں بالکل ہماری طرح۔

(روح البیان، پ ۱۱، یونس، تحت الآیۃ ۶۳، ۴/۶۰)

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے ! ولی ہونے کے لیے تشہیر و اِشتہار، نُمایاں جُبّہ و دستار اور عقید تمندوں کی لمبی قطِار ہونا ضَروری نہیں جس سے ان کی وِلایت کی معرفت اور شہرت ہو بلکہ عام بندوں میں بھی وَلِیُّ اللہ ہوتے ہیں، لہٰذا ہمیں ہر نیک بندے کا ادب واحترام کرنا چاہیے کہ نہ جانے کون گُدڑی کا لعل(یعنی چُھپاولی)ہو البتہ ان کی کچھ نشانیاں ہیں:

اولیاء اللہ کی نشانیاں

قرآن وحدیث میں ان اولیائے کرام کی مختلف علامتیں ارشاد ہوئی ہیں، جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اَولیاءُ اللہ وہ ہیں جن کو دیکھنے سے اللہ پاک یاد آجائے، اسی طرح اَولیاءُ اللہ وہ ہیں جو ایمان و تقویٰ دونوں کے جامع ہوں۔یقیناً ایمان اور تقویٰ دو ایسی صفات ہیں جو ہر وَلِیُّ اللہ کے لیے شرائط کی حیثیت رکھتی ہیں، لہٰذا کوئی بے دِین یا فاسق وفاجر شخص وَلِیُّ اللہ نہیں ہو سکتا۔ ہمارے معاشرے میں کئی ایسے نام کے پیر بھی پائے جاتے ہیں جو عورتوں کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھ کر بیعت کرواتے ہیں اور اپنا مرید بناتے ہیں اور لوگ ان کو اللہ کا ولی سمجھ رہے ہوتے ہیں حالانکہ یہ ولایت نہیں جہالت ہے، آیئے عورتوں سے بیعت لینے کی کیفیت اور اس کا شرعی حکم سنتے ہیں:

عورتوں سے بیعت کی کیفیت

تفسیرصراطُ الجنان میں ہے کہ عورتوں سے لی جانے والی بیعت میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے مصافحہ نہ فرمایا اور عورتوں کو اپنا دستِ

مبارک چھونے نہ دیا۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! بیعت کرتے وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو مَس نہیں کیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کو صرف اپنے کلام سے بیعت کرتے تھے۔(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الممتحنۃ، باب اذا جاءکم المؤمنات مھاجرات، ۳/۳۵۰، الحدیث: ۴۸۹۱) بیعت کی کیفیت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پانی کے ایک بڑے برتن میں سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دستِ مبارک ڈالا، پھر اسی میں عورتوں نے اپنے ہاتھ ڈالے اور یہ بھی کہا گیا ہے بیعت کپڑے کے واسطے سے لی گئی تھی اور بعید نہیں ہے کہ دونوں صورتیں عمل میں آئی ہوں۔(تفسیر صراط الجنان، پ۲۸، الممتحنۃ: ۱۰، ۱۲/ ۱۱۹)

عورتوں سے بیعت لینے کا شرعی حکم

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اجنبی عورتوں کو دیکھنے اور چھُونے کے متعلق احکام ذکر کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں کہ: اَجنبیہ عورت کے چہرے اور ہتھیلی کو دیکھنا اگرچہ جائز ہے مگر چھُونا جائز نہیں، اگرچہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ نظر کے جواز کی وجہ ضرورت اور بَلْوائے عام ہے چھُونے کی ضرورت نہیں، لہٰذا چھُونا حَرام ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ ان سے مُصَافَحہ جائز نہیں،اسی لیے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بَوَقْتِ بیعت بھی عورتوں سے مُصَافَحہ نہ فرماتے صرف زبان سے بیعت لیتے۔(بہارِ شریعت، حصہ: ۱۶، ۳/۴۴۶)اے کاش !کہ ہم بھی شریعت کے مطابق سارے کام کرنے والے بن جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! علمِ دِین سیکھنے اور دِینی تعلیمات پر عمل کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ **مدنی قافلوں** کے مسافر بنیے، **مدنی انعامات** پر عمل کیجئے۔ **ہفتہ وار اجتماع** اور **مدنی مذاکرے** میں اوّل تا آخر شرکت کی بھرپور کوشش کیجئے۔ **اللہ پاک** نے چاہا تو علمِ دِین حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ **عمل میں بھی اضافہ** ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہماری خوش قسمتی کہ 27 رَجَبُ الْمُرَجَّب کو **شبِ معراج کی آمد آمد** ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے **اجتماعِ معراج** میں بھی شرکت کی نیت کیجئے دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔ اپنی دعوتِ اسلامی کیلئے خوب خوب چندہ بھی جمع کیجئے اور دوسروں کو بھی اس کا ذہن دیجئے۔ اللہ کرے کہ ہم دِین اور آخرت کی بھتری کے کام کرتے کرتے **ماہِ رمضان** کو پانے میں کامیاب ہو جائیں۔ آیئے! مل کر دُعا بھی کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَان**: اے اللہ! تُو ہمارے لیے **رجب** اور **شعبان** میں برکتیں عطا فرما اور ہمیں **رمضان تک پہنچا**۔

(المعجم الاوسط للطبرانی ج3 ص85 حدیث: 3939)

اگر ہو سکے تو **پورے ماہِ رمضان** کا اعتکاف عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں کرلیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ **گفتار و کردار** کی تبدیلی آپ خود محسوس کریں گے۔ یہ نہ ہو سکے تو دعوتِ اسلامی کے تحت ماہِ رمضان کے **آخری عشرے** کا سنت اعتکاف کرنے کی نیت کرلیجئے اور ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیجئے۔

اللہ پاک ہم سے راضی ہو جائے اور ہماری اچھی اچھی نیّتیں اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن